السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کسوف کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :

هُوَ الَّذى جَعَلَ الشَّمسَ ضِياءً وَالقَمَرَ نورًا وَقَدَّرَهُ مَنازِلَ لِتَعلَموا عَدَدَ السِّنينَ وَالحِسابَ ما خَلَقَ اللَّهُ ذٰلِكَ إِلّا بِالحَقِّ يُفَصِّلُ الءايٰتِ لِقَومٍ يَعلَمونَ ٥ ... سورة یونس

"وہی ہے (اللہ) جس نے سورج کوچمک والا بنایا اور چاند کو نور اوراس کی منزلیں مقرر کیں ،تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔یہ (سب کچھ) اللہ نے حق ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے ۔وہ اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کرتا ہے ان لوگوں کےلیے جو جانتے ہیں ۔"[1]

اورارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمِن ءايٰتِهِ الَّيلُ وَالنَّهارُ وَالشَّمسُ وَالقَمَرُ لا تَسجُدوا لِلشَّمسِ وَلا لِلقَمَرِ وَاسجُدوا لِلَّهِ الَّذى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُم إِيّاهُ تَعبُدونَ ٣٧ ... سورة فصلت

"اوردن اوررات اور سورج اورچاند بھی (اس کی) نشانیوں میں سے ہیں ، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کےلیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے ،اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔"[2]

(1)۔نماز کسوف کے سنت مؤکدہ ہونے میں علماء کا اتفاق ہے کیونکہ یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل ہی سے ثابت ہے ۔

(2)۔سورج یا چاند کا گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ،جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوڈراتا ہے ۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَما نُرسِلُ بِالءايٰتِ إِلّا تَخويفًا ٥٩ ... سورة الإسراء

"ہم تولوگوں کو دھمکانے کےلیے ہی نشانات بھیجتے ہیں ۔"[3]

(3)۔عہد نبوی میں سورج کو گرہن لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر گھسیٹتے ہوئے گھبراہٹ کے ساتھ جلدی میں مسجد کی طرف آئے ،لوگوں کو نماز پڑھائی اورانھیں بتایا کہ یہ گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ایسی نشانی ہے جس کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں کوڈراتا ہے ،نیز لوگوں پر عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہوسکتا ہے ۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاتمے کےلیے چند اعمال صالحہ کی طرف توجہ دلائی ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت حال میں گرہن کے صاف ہونے تک نماز ،دعا ،استغفار ،صدقہ اور غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ،مقصد یہ تھا کہ اس صورت حال میں لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اوررجوع کریں ۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ گرہن کسی عظیم شخصیت کی ولادت یا وفات کے موقع پر ہوتا ہے ،چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اوراس کے بارے میں حکمت الٰہیہ کی وضاحت فرمادی ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم علیہ السلام فوت ہوا ،اتفاقاً اسی روز سورج کو گرہن بھی لگ گیا ،لوگوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کی موت کے سبب سورج کو گرہن لگا ہے ،چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا :

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ"

"سورج اورچاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوڈراتا ہے ۔یہ کسی انسان کی موت یا زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے ،جب تم انھیں ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ (گرہن) ختم نہ ہوجائے ۔"[4]

صحیحین کی ایک روایت میں ہے :

"فَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوا حَتّٰی یَنْجَلِیَ"

"جب تک وہ صاف نہ ہوجائے تب تک دعا اور نماز میں مشغول رہو۔ "[5]

صحیح بخاری میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا :

"ہٰذِہِ الْآیَاتُ الَّتِی یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہِ وَلٰکِنْ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہِ عِبَادَہُ، فَإِذَا رَأَیْتُمْ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوا إِلٰی ذِکْرِہِ وَدُعَائِہِ وَاسْتِغْفَارِہِ"

"یہ نشانیاں جنھیں اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا رہتا ہے، یہ کسی کی موت یا کسی کی زندگی (پیدائش) کیوجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب تم یہ دیکھ لو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار میں مشغول ہوجاؤ۔ "[6]

اللہ تعالیٰ سورج اور چاند پر گرہن طاری کرکے ان دو عظیم نشانیوں کو اس لیے دکھاتا ہے کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور انھیں علم ہو کہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ہیں، دیگر مخلوقات کی طرح ان میں بھی نقص اور تغیر ہوسکتا ہے۔ نیز اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو بتاتا ہے کہ ہر چیز پر قدرت صرف اسے ہی حاصل ہے۔ بنا بریں وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے :

وَمِنْ ءَایَٰتِهِ ٱلَّیْلُ وَٱلنَّهَارُ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُوا لِلَّهِ ٱلَّذِی خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِیَّاهُ تَعْبُدُونَ ٣٧ ... سورة فصلت

"اور دن اور رات اور سورج اور چاند بھی (اس کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ "[7]

(4)۔ نماز کسوف کا وقت گرہن لگنے سے شروع ہوتا ہے اور اس کے ختم ہونے تک رہتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"فَإِذَا رَأَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰہَ حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ"

"جب تم انھیں ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ (گرہن) ختم نہ ہوجائے۔ "[8]

(5)۔ گرہن ختم ہوجانے کے بعد نماز کسوف کی قضا نہیں ہے کیونکہ اب اس کا موقع ختم ہوچکا ہے۔ اسی طرح اگر گرہن ختم ہوجانے کے بعد اس کا علم ہوا تو نماز کسوف نہ پڑھی جائے۔

(6)۔ نماز کسوف کا طریقہ یہ ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھائے جن میں باآواز بلند قراءت ہو۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی لمبی سی سورت (مثلاً: سورہ بقرہ وغیرہ) پڑھے، پھر لمبا رکوع کرے، پھر سر اٹھائے اور "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہے۔ سیدھا کھڑے ہوکر (عام نمازکی طرح) پھر سورہ فاتحہ کے بعد پہلی سورت سے قدرے کوئی چھوٹی سورت (مثلاً: آل عمران) پڑھے۔ پھر دیر تک رکوع میں رہے جو پہلے رکوع سے قدرے چھوٹا ہو۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے اور قومے کی دعا :

"رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ" پڑھے اور تا دیر کھڑا رہے۔ پھر لمبے لمبے دو سجدے کرے، دونوں سجدوں کے درمیان زیادہ دیر نہ بیٹھے، پھر اسی طرح دوسری رکعت ادا کرے کہ اس میں پہلی رکعت کی طرح دو لمبے لمبے قیام اور رکوع ہوں اور دو ہی لمبے سجدے ہوں، پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

نماز کسوف کا یہی وہ مسنون طریقہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے صحیحین وغیرہ میں منقول ہے، جن میں سے ایک طریق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی صحیح میں درج کیا ہے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :

"خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِی حَیَاةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِیلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِیلًا. ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِیلَةً هِیَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِیلًا، وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِی الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِی أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ یَنْصَرِفَ،

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے تکبیر کہی اور لمبی قراءت کی، پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور سجدہ نہ کیا بلکہ قراءت شروع کی جو کہ پہلی قراءت کی نسبت کچھ کم تھی، پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع کی نسبت چھوٹا تھا، پھر "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہا، پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی، آپ نے (دو رکعتوں والی نماز) چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کی، نماز سے فارغ ہونے تک سورج صاف ہوچکا تھا۔ "[9]

(7)۔ مسنون یہ ہے کہ نماز کسوف باجماعت ادا کی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ اگرچہ یہ نماز بھی (دیگر نوافل کی طرح) فرداً فرداً جائز ہے لیکن باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔

(8)۔ نماز کسوف ادا کرلینے کے بعد امام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ ان کی غفلت اور لاپرواہی پر تنبیہ کرے۔ دعا و استغفار کا حکم دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے :

"ثم انصرف...... فخطب الناس فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال إن الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت أحد ولا لحیاتہ فإذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کسوف سے فارغ ہوئے۔۔۔۔ تو لوگوں سے مخاطب ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت یا زندگی (پیدائش) کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے جب تم ایسا ہوتے ہوئے دیکھا تو اللہ کو یاد کرو، تکبیرات کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ "[10]

(9)۔ اگر گرہن ختم ہونے سے پہلے ہی نماز مکمل ہوجائے تو دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا میں مصروف ہوجانا چاہیے۔ اگر نماز کے دوران میں گرہن ختم ہوجانے کا علم ہوجائے تو نماز کو

توڑانہ جائے بلکہ مختصر کرلیا جائے۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

وَلَا تُبْطِلُوٓا۟ أَعْمَـٰلَكُمْ ٣٣ ... سورة محمد

"اوراپنے اعمال کوغارت نہ کرو۔"[11]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"نماز کسوف گرہن کے ختم ہونے تک ہے۔"[12]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"کسوف کا دورانیہ کبھی لمبا ہوتا ہے اور کبھی چھوٹا کیونکہ کبھی سارا حصہ گرہن زدہ ہوجاتا ہے اور کبھی نصف اور کبھی ایک تہائی حصہ،جب زیادہ حصے کوگرہن لگے تب پہلی رکعت میں سورہ بقرہ یااس جیسی لمبی سورت کی قراءت کرے،پھرایک رکوع کے بعد پہلی سورت سے کم لمبی سورت کی قراءت کی جائے۔اس بارے میں ہم احادیث صحیحہ کا ذکر کرچکے ہیں۔"

نماز کسوف میں تخفیف اس کے سبب کے زائل ہوجانے کی وجہ سے ہے۔اسی طرح اگر معلوم ہوکہ گرہن زیادہ دیر نہیں رہے گا یا نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کم ہونا شروع ہوجائے گا تو نماز شروع کردے لیکن مختصر پڑھے جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے کیونکہ یہ نماز کسی علت کی وجہ سے شروع کی تھی اوروہ اب زائل ہورہی ہے۔اسی طرح اگر نماز شروع کرنے سے قبل ہی گرہن ختم ہوگیا توتب نماز کسوف پڑھنے کی ضرورت نہیں۔[13]

---

[1]۔یونس:10/5۔

[2]۔حٰم السجدۃ41/37۔

[3]۔بنی اسرائیل17/59۔

[4]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الخسوف حدیث 1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 911 واللفظ لہ۔

[5]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الخسوف حدیث 1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 915۔

[6]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الذکر فی الکسوف حدیث 1059۔

[7]۔حٰم السجدۃ41/37۔

[8]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الخسوف حدیث 1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 911 واللفظ لہ۔

[9]۔ صحیح البخاری الکسوف باب خطبۃ الامام فی الکسوف حدیث 1046 و صحیح مسلم الکسوف باب صلاۃ الکسوف حدیث 901۔

[10]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الصدقۃ فی الکسوف حدیث 1044۔ و صحیح مسلم الکسوف باب صلاۃ الکسوف حدیث 901۔

[11]۔محمد47/33۔

[12]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الکسوف حدیث 1040۔1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ما عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار حدیث 904۔915۔

[13]۔ مجموع الفتاویٰ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ 24/260۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل: جلد01: صفحہ240